بسم اللہ الرحمن الرحیم

برہنہ ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ موجود فرشتے جدا نہیں ہوتے۔۔ الخ، حدیث کی شرح

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اس حدیث پاک کی وضاحت مطلوب ہے: "رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: ''برہنہ ہونے سے بچو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر صرف پاخانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت کے پاس جاتا ہے، لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔"

جواب

اس حدیثِ مبارک کی وضاحت یہ ہے کہ مسلمان کو بلا اجازت شرعی برہنہ ہونے سے بچنا چاہیے، کیونکہ انسان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے، یعنی کراماً کاتبین، موجود رہتے ہیں۔ یہ فرشتے عام حالات میں انسان سے جدا نہیں ہوتے، البتہ قضائے حاجت اور میاں بیوی کے خاص تعلق کے وقت جدا ہو جاتے ہیں، پس جب بلا اجازت شرعی کسی موقع پر وہ برہنہ ہوگا، تو فرشتوں کے سامنے برہنہ ہونا پایا جائے گا، جو کہ فرشتوں کی تعظیم کے خلاف بھی ہے، اور بے حیائی والا کام بھی ہے، اس لیے بندے کو چاہیے کہ خلوت میں ستر پوشی کا لحاظ رکھے، سوائے ان ناگزیر حالات کے، جہاں شریعت نے خود اجازت دی ہے۔

ترمذی شریف میں ہے "عن ابن عمر، أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: إیاکم والتعري، فإن معکم من لا یفارقکم إلا عند الغائط، وحین یفضي الرجل إلی أھله، فاستحیوھم وأکرموھم" ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے فرمایا: برہنہ ہونے سے بچو، کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر صرف پاخانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت کے پاس جاتا ہے، لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔ (سنن ترمذی، کتاب الآداب، صفحہ 1025، رقم الحدیث 2800، دار ابن کثیر، دمشق)

اس کے تحت مرقاۃ المفاتیح میں ہے "(إیاکم والتعري) أي احذروا من کشف العورة (فإن معکم) أي من الملائکة (من لا یفارقکم إلا عند الغائط) قال الطیبي - رحمه اللہ -: وھم الحفظة الکرام الکاتبون (وحین یفضي) أي یصل (الرجل إلی أھله فاستحیوھم) أي منھم (أکرموھم) أي بالتغطي وغیره مما یوجب تعظیمھم وتکریمھم، قال ابن الملك: فیه إنه لا یجوز کشف العورة إلا عند الضرورة کقضاء الحاجة والمجامعة وغیر ذلك" ترجمہ: تم ننگے ہونے (یعنی بلاضرورت اپنی شرمگاہ کھولنے) سے بچو، کیونکہ تمہارے ساتھ (ایسے فرشتے) موجود ہوتے ہیں جو تم سے کبھی جدا نہیں ہوتے سوائے قضائے حاجت کے وقت۔ علامہ طیبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ان (فرشتوں) سے مراد حفاظت کرنے والے معزز لکھنے والے فرشتے (کراماً کاتبین) ہیں۔

اور(وہ فرشتے اس وقت بھی جدا ہوتے ہیں) جب کوئی مرد اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے (یعنی صحبت کرتا ہے)، پس تم ان سے حیا کرو اوران کا اکرام (ادب) کرو۔ یعنی کپڑا اوڑھ کر یا دیگر ایسے طریقوں سے ان کا ادب کرو جس سے ان کی تعظیم اور تکریم واضح ہو۔ ابن الملک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بلا ضرورت شرمگاہ کھولنا جائز نہیں ہے، سوائے شدید ضرورت کے وقت جیسے قضائے حاجت اور بیوی سے قربت کے وقت، اوراس طرح کے دیگر مواقع۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد06، صفحہ259، مطبوعہ: کوئٹہ)

فیض القدیر میں ہے"(إياكم والتعري) أي التجرد عن اللباس و كشف العورة حرام إن كان ثم من يحرم نظره إليه وأما إن كان في خلوة فإن كان لغرض جاز وإن كان لغير غرض حرم كشف السوءتين فقط (فإن معكم من لا يفارقكم إلا عند الغائط وحين يفضي الرجل إلى أهله) أي يجامع حليلته يريد الكرام الكاتبين (فاستحيوهم) أي استحيوا منهم (وأكرموهم) بالتستر بحضرتهم وعدم هتك حرمتهم" ترجمہ: برہنہ ہونے سے بچو یعنی کپڑوں سے بالکل برہنہ ہونا اور ستر کھولنا۔ اگر وہاں کوئی ایسا شخص موجود ہو جس کے لیے دیکھنا حرام ہے تو ستر کھولنا حرام ہے۔ البتہ اگر آدمی تنہائی میں ہو، تو اگر کسی ضرورت یا غرض کی وجہ سے ہو تو جائز ہے، اور اگر بلا ضرورت ہو تو صرف شرمگاہوں (قبل و دبر) کو کھولنا حرام ہے۔ کیونکہ تمہارے ساتھ ایسے (فرشتے) ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے مگر قضائے حاجت کے وقت اور اُس وقت جب آدمی اپنی بیوی کے پاس جائے یعنی اپنی حلال بیوی سے جماع کرے۔ اس سے مراد معزز لکھنے والے فرشتے ہیں۔ پس ان سے حیا کرو، یعنی ان فرشتوں سے شرم کرو، اوران کی عزت کرو، یعنی ان کی موجودگی میں ستر پوشی اختیار کر کے اوران کی حرمت پامال نہ کر کے ان کا احترام کرو۔ (فیض القدیر، جلد03، صفحہ612، مطبوعہ: مصر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5088

تاریخ اجراء: 23ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/09جون 2026ء